سوال

(287) مسئلہ وراثت۔ 2

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت فوت ہوئی، پسماندگان میں خاوند، دو بھتیجے اور دو بھتیجیاں ہیں، اس کا ترکہ ایک لاکھ روپے ہے۔ ہر ایک وارث کو کیا ملے گا، قرآن وحدیث کی روشنی میں فتویٰ دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسؤلہ میں میت کی اولاد نہیں ہے، اس لیے خاوند کو اس کے ترکہ سے نصف ملے گا، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ’’تمہاری بیویوں کی اگر اولاد نہ ہو تو ان کے ترکہ سے تمہارا نصف حصہ ہے۔‘‘[1]

خاوند کو حصہ دینے کے بعد جو باقی مال بچے اس کے حقدار اس کے دو بھتیجے ہیں، بھتیجیاں، اس کے ترکہ سے قطعاً محروم ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

’’مقررہ حصہ لینے والوں کو ان کا حصہ دو اور جو باقی بچے وہ میت کے قریبی مذکر رشتہ داروں کے لیے ہے۔‘‘[2] واضح رہے کہ بھتیجے اپنی بہنوں یعنی میت کی بھتیجیوں کو عصبہ نہیں بناتے، علم فرائض کی رو سے صرف چار حضرات اپنی بہنوں کو عصبہ بناتے ہیں، ان کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اپنی بہن کو عصبہ نہیں بنائے گا۔

1 بیٹا، میت کی بیٹی کو عصبہ بناتا ہے۔ 2 پوتا: میت کی پوتی کو عصبہ بناتا ہے۔ 3 حقیقی بھائی کی موجودگی میں میت کی حقیقی بہن عصبہ ہوگی۔ 4 میت کا پدری بھائی بھی میت کی پدری بہن کو عصبہ بنائے گا۔ میت کا بھتیجا خود عصبہ بن سکتا ہے لیکن وہ اپنی بہن یعنی میت کی بھتیجی کو عصبہ نہیں بنائے گا، اسی طرح چچا خود عصبہ بن سکتا ہے لیکن وہ اپنی بہن یعنی میت کی پھوپھی کو عصبہ نہیں بنائے گا، بنا بریں صورت مسؤلہ میں میت کے دونوں بھتیجے تو ترکہ سے حصہ لیں گے لیکن میت کی بھتیجیاں محروم ہوں گی، چونکہ کل ترکہ ایک لاکھ روپے صرف ہے اس لیے نصف یعنی پچاس ہزار خاوند کو ملیں گے اور باقی پچاس ہزار دونوں بھتیجے آپس میں پچیس پچیس ہزار لیں گے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] النساء: ۱۲۔

[2] صحیح البخاری، الفرائض: ٦٧٣٢۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث](#)

جلد4۔ صفحہ نمبر:268

محدث فتویٰ